ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول

اقبالیات میں ہم امام شوکانی کی کتاب "ارشاد الفحول" کا ترجمہ بالاقساط شائع کر رہے ہیں۔ امام شوکانی یمن کے معروف فقیہ ہیں جن کا حوالہ علامہ اقبال نے اپنی تحریروں میں متعدد بار دیا ہے ارشاد الفحول کا اس سے پہلے ترجمہ موجود نہیں تھا۔ اقبال اکادمی پاکستان پہلی بار اس کا ترجمہ کروا رہی ہے۔ یہ ترجمہ محمد اصغر نیازی کر رہے ہیں جبکہ نظرثانی محترم ڈاکٹر ظہور الدین اظہر کر رہے ہیں جو عربی زبان و ادب کے ممتاز محقق ہیں (مدیر)

خطبہ افتتاحیہ:

اے اللہ!

ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ اے وہ ذات جو عبادت اور شکر کی حقیقی مستحق ہے، چنانچہ اس کے سوا کوئی انعام عطا کرنے والا نہیں۔ ہر وہ فائدہ جو اس کی ذات سے علاوہ کسی کے ہاتھ سے پہنچتا ہے، اصل میں وہ اسی کا پہنچایا ہوا ہے اور ہر بھلائی جو ایک مخلوق کے ہاتھوں دوسری مخلوق کو ملتی ہے، اس کی قضا و قدر کا بھی وہی مالک ہے۔

سو میں اس کے لیے حمد سراہوں، ایسی حمد جس سے وہ خوش ہو۔ چونکہ نعمتیں اسی نے عطا فرمائی ہیں، اس لیے میں اس کا شکر گزار ہوں —— ادائے شکر کے حکم کی تعمیل میں نہ کہ ادائے حق کے خیال سے کہ اس کی نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں، اور میری ہمتیں ہیچ در ہیچ!

چنانچہ میری زبان، میرا دل، میرے اعضائے جسم اس کی عظیم نعمتوں میں سے کسی بھی نعمت کا شکر ادا نہیں کرسکتے اور نہ ہی یہ اس کے بڑے بڑے احسانات، جن کا شکر مجھ پر واجب ہے، کا حق ادا کرسکتے ہیں۔

اور صلوٰۃ و سلام ہو، اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمدؐ پر جو بلاامتیاز رنگ و نسل تمام بندگان خدا کی طرف مبعوث کیے گئے —— ایسی صلوٰۃ اور ایسا سلام جو زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ تازہ ہوتے رہیں اور لمحات کی تکرار کے ساتھ دہرائے جاتے رہیں اور آپؐ کی آل

پاک پر بھی اور آپ کے صحابہ کرامؓ پر بھی صلوٰۃ و سلام ہو!

علم اصول الفقہ

امابعد: اصول الفقہ ایک ایسا علم ہے جو بڑے بڑے اہل علم کی پناہ گاہ ہے اور ایک ایسا سہارا ہے کہ مسائل لکھتے وقت اور احکام کے دلائل جانچتے وقت انہیں اسی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اور اس علم کے طے شدہ مسائل اور تحریر شدہ اصول بہت سے اہل مطالعہ کے ہاں مسلمہ سمجھے جاتے ہیں جیسا کہ محققین کی بحثوں اور مصنفوں کی کتابوں میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔

چنانچہ جب کوئی اپنی گفتگو میں ان اصولوں سے استشہا دلاتا ہے جنہیں اصول فقہ کے علماء نے پیش کیا ہو تو جھگڑا کرنے والوں کے سر جھک جاتے ہیں خواہ وہ اکابر علماء میں سے کیوں نہ ہوں۔۔۔۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اس فن کے مسائل ایسے اصول ہیں جن کی اساس حق پر ہے اور وہ حق قبولیت کے لائق بھی ہے اور معقول و منقول علمی دلائل سے مربوط بھی۔۔۔۔ حتیٰ کہ ان پر انگشت نمائی کرنے سے نامی گرامی علماء و فضلاء بھی عاجز آجاتے ہیں چاہے ان کی رسائی دور دور تک کیوں نہ ہو۔

اس علم اصول الفقہ کے سہارے بہت سے اہل علم اجتہاد کے میدان میں اترے اور اس کے بہت بڑے علمبردار بن گئے حالانکہ ان کے بارے میں عام خیال یہی ہے کہ انہوں نے عمل بہرحال علم الحدیث پر ہی کیا ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کی درخواست کے بعد اس صورت حال نے مجھے اس بلند مرتبہ علم کے متعلق یہ کتاب لکھنے پر آمادہ کیا۔ مقصد میرا یہ تھا کہ مرجوح (ناقابل ترجیح) کے مقابلے میں راجح (قابل ترجیح) کو نمایاں کر دیا جائے اور صحیح وصائب اور غلط و نادرست واضح ہو کر بیان میں آجائیں۔۔۔۔ ساتھ ہی جو مسترد کرنے کے قابل ہے یا جس پر بھروسا کرنا اچھا نہ ہو' اسے بھی بیان کر دیا جائے۔۔۔۔ تبھی ایک عالم کا اس علم پر انحصار بربنائے بصیرت ہوگا اور درست بات اس بصیرت کی روشنی میں اس کے لیے اور واضح ہو جائے گی اور اس کے اور قابل قبول حق کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں رہے گا۔

تو اے جویائے حق! تجھے یہ بات معلوم رہے کہ اس کتاب کے لیے انشاء اللہ مصنفین کے سینے کھل جائیں گے اور نادر فوائد پر مشتمل ہونے کے سبب اس کی قدر و منزلت ایمان رکھنے والوں کے دلوں میں بہت بڑھ جائے گی نیز اس کے برحق مطالب و معارف سے آگہی صرف اس فن کے محققین ہی پا سکیں گے کیونکہ میں نے اس میں مبادیات فن پر گفتگو نہیں کی کہ ان کا ذکر تو اس فن پر لکھنے والے کرتے ہی رہتے ہیں بلکہ میں نے صرف انہی موضوعات کو لیا ہے جن کا

تعلق اس فن سے بہت گہرا ہے، جن کے فائدے سب سے سوا اور جن کی نفع رسانیاں سب سے بڑھ کر ہیں۔

رہے مقاصد تصنیف——— تو اے طالب علم و فن! کشف حجاب میرا اولیں مقصد ہے، ایسا کشف جس سے درست اور نادرست صاف صاف پہچانے جاسکیں جبکہ اب تک وہ بھاری پردوں کی وجہ سے اہل نظر کی آنکھوں سے چھپے ہوئے ہیں۔ اکیلا یہی فائدہ اس قدر عظیم الشان ہے کہ جسے حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانا طالب علموں کا ہمیشہ سے مطمح نظر رہا ہے کیونکہ حق بات کو کھولنے اور ضبط میں لانے سے بڑھ کر ایک طالب علم کی آرزو، تمنا اور حسرت اور کیا ہوگی اور خاص طور پر اصول فقہ جیسے فن میں تو یہ کشف حجاب اور بھی ضروری ہے کہ اس پر پڑے ہوئے پردے دبیز تر ہیں کیونکہ اس کی طرف رجوع تو بہت سوں نے کیا لیکن مراجعت کرتے کرتے اکثر مجتہد تقلید کی طرف نکل گئے اور لکیر کے فقیر بن بیٹھے——— اور نہیں جانتے کہ وہ کہاں آگئے ہیں۔ اسی طرح دلائل کا سہارا لینے والوں کی ایک بڑی تعداد اسی اصول فقہ کے فن کے سبب رائے محض کی زلف کی اسیر ہوگئی اور اجتہاد کی صلاحیت اور اجازت کا جاو بے جا استعمال کرنے لگی——— اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ افراط و تفریط کے ان حجابات کو دور کرنے کے لیے مجھے یہ کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ میں نے اپنی اس کتاب کا نام رکھا ہے:

(ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول۔)

"علم الاصول میں حق کی تحقیق کے لیے اکابر اہل علم کی رہنمائی۔"

✲✲✲

All rights reserved. ©2002-2006

اقبال اکادمی پاکستان کے اُردو مجلّے

۱۔ اقبالیات جولائی ۹۲ء

۲۔ اقبالیات جنوری ۹۳ء

۳۔ اقبالیات جولائی ۹۳ء

۴۔ اقبالیات جنوری ۹۴ء

اقبال اکادمی پاکستان کے انگریزی مجلّے

۱۔ اقبال ریویو اکتوبر ۹۲ء

۲۔ اقبال ریویو اپریل ۹۳ء

۳۔ اقبال ریویو اکتوبر ۹۳ء

۴۔ اقبال ریویو اپریل ۹۴ء

اقبال اکادمی پاکستان کے فارسی مجلّے

۱۔ اقبالیات فارسی شمارہ نہم ۹۳ء

۲۔ اقبالیات فارسی شمارہ دہم ۹۴ء

کتابوں پر تبصرے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006